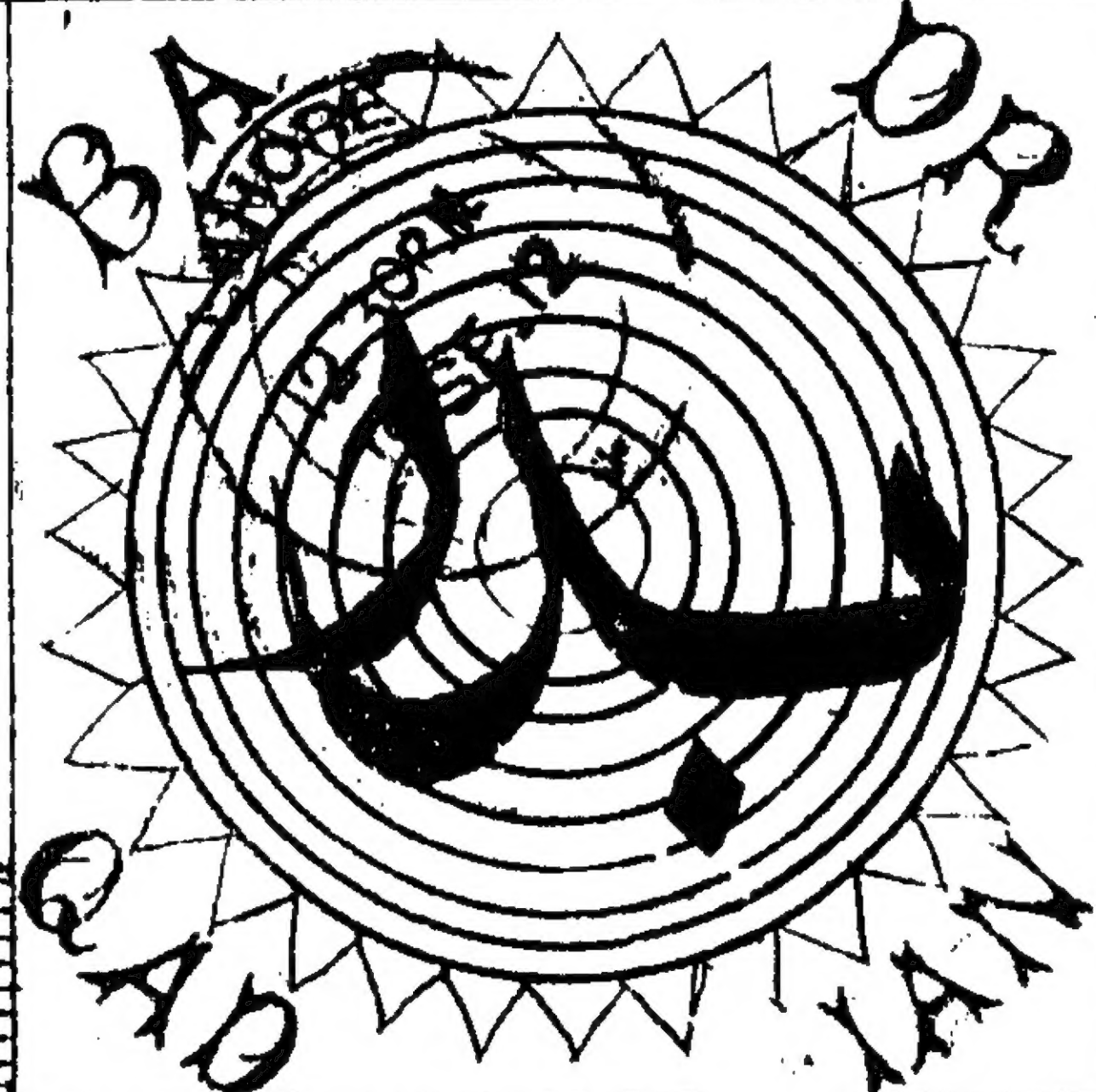
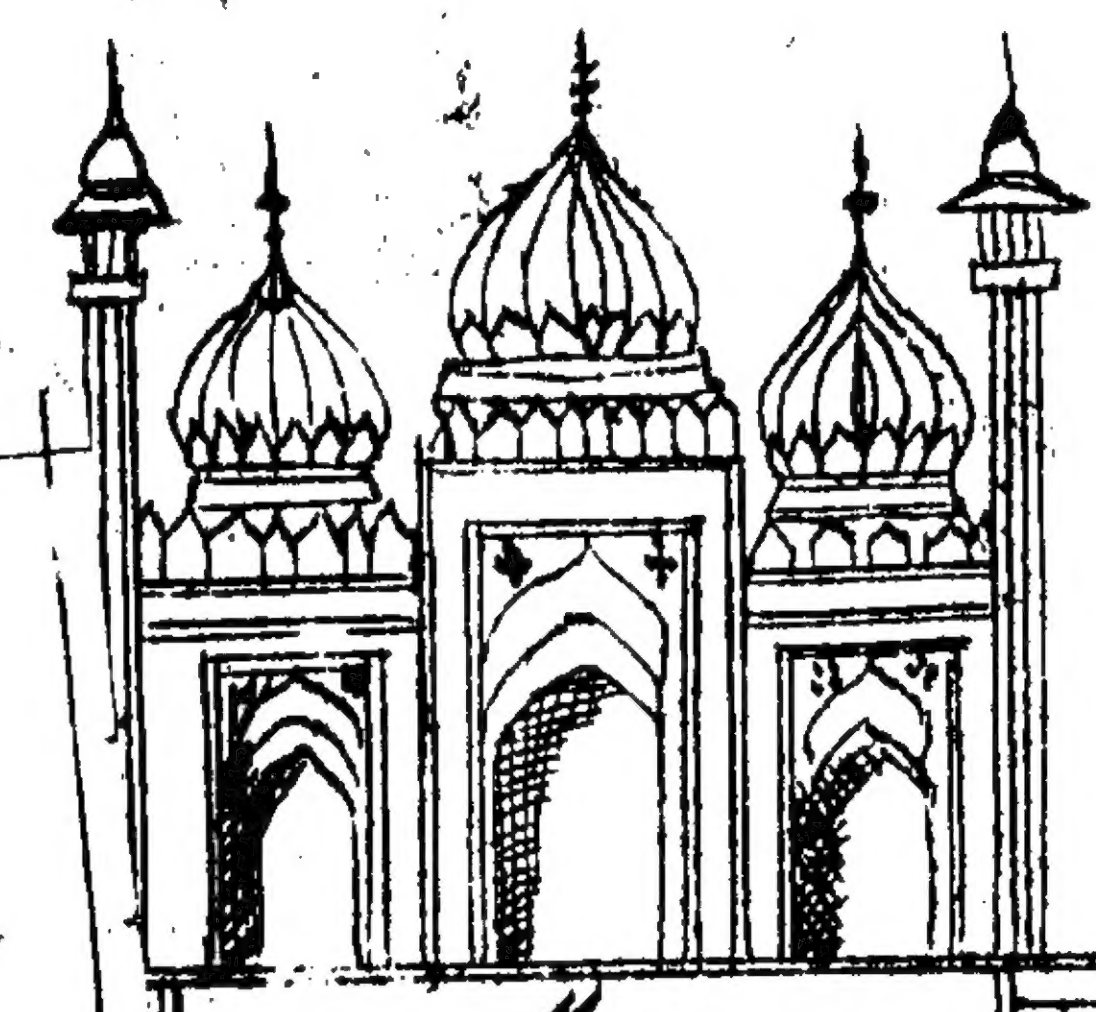
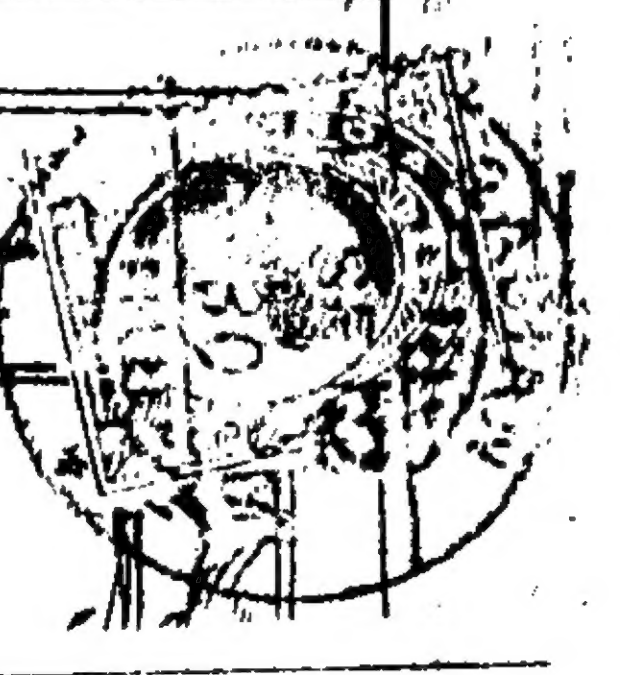


سبحان الذی اسر بحب عبدہ لیلۃ من لیلۃ الحرام الی المسجد الاقصا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبحان الذی اسر بحب عبدہ لیلۃ من لیلۃ الحرام الی المسجد الاقصا



شعبہ
پیشہ
مفتی
1118 XXX 700

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۱۲

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار لزل

شوال المبارک شمسہ علی صاحبہا التیہ والسلام مطابق ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۹۹۵ء مطابق ۱۲ نومبر ۱۳۱۲ھ

مسح موعود کا کام کیا تھا؟
فرقہ احمدیہ جو تین لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے پیشوا اور امام ہیں۔ اصلاح قوم کا کام ہے۔
National Reformation & Leadership of Ahmadyya Sect (300,000 members)

کلام امیر ہمارے نام جاری کیا جائے اور قیمت بذریعہ وی۔ پی وصول کی جائے۔ ایسے اجاب کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ کلام امیر عموماً کسی کے نام دی۔ پی نہ لگیا جائے گا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی پابندی جو جو کات چند ضروری معلوم ہوتی ہے

کلام امیر کی قیمت کا نقشہ درج ذیل ہے

سیرا پوری کاغذ	عمدہ کاغذ
خریداران بدر کے لئے	عام
غیر خریداران بدر کے لئے	عام

اس دفعہ کلام امیر صرف عمدہ کاغذ پر ہی چھاپا گیا ہے وہی سب خریداروں کو روانہ کیا گیا ہے۔
اخباریں جو کلام امیر درج ہوتا ہے وہ بدستور درج ہوتا رہے۔ نئے اوراق میں قرآن رمضان۔ بعض لطائف اور مباحث اور تاریخی حالات۔ اور حضرت کے سوانح کے حالات۔ روزانہ ڈاک۔ روزانہ ڈائری۔ نو مریڈین۔ حضرت کے مکاتبات۔ اور ایسی چیزیں درج کی جائیں گی۔ اور اس کے صفحات کا نمبر الگ دیا جائے گا۔
اخبار کے جن خریداروں کی قیمت اب تک وصول نہیں ہوئی ان کے نام کا اخبار مجبوراً بند کیا جائے گا اور ایک دفعہ کے قیمتوں کی پیشگی وصولی کا دستور بنایا گیا ہے۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ
حضرت خلیفۃ المسیح
ایک اللہ تعالیٰ کی صحت
کے متعلق حضور کے معالج جناب
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب
کی تحریک اس دفعہ شائع کرتے ہیں:-

السلام علیکم و آسورہ ستورہ ہے۔ کچھ کہہ دو خارج
ہوتا ہے۔ عام برنی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

ال بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہرہ جوہ
خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مزار شیر الدین محمد احمد صاحب
ترقی علومات و علوم عربیہ کی خاطر ملک مصر کو جائزہ لے میں
غالباً ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ مولوی
فاضل عرب عبدالحی صاحب آپ کے رفیق سفر ہوں گے۔ اللہ
تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خیر عافیت کیساتھ لیجائے۔
اور فائزہ بامراد صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت
میاں صاحب نصار اللہ کے ممبروں کو جو چٹھی اس موقع پر لکھی ہے،
اس کا اقتباس اسی اخبار پر میں دوسری جگہ درج ہے۔ عوب
صاحب کا ارادہ ہے کہ اس سفر میں مصری طرز قرایت قرآن
شریف سیکھیں۔

حضرت خواجہ صاحب اس وقت بحیرہ روم میں ہوں گے
اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ یہ بات غلط مشہور ہوئی ہے
کہ خواجہ صاحب کو کسی غیر احمدی سیٹھ نے اپنے خرچ پر کسی
مقدمہ کیلئے بھیجا ہے۔ ان کے اخراجات کا سبب کچھ ہی
بنا ہو۔ اصل بات تو یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا جو شوق ان کے
دل میں ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو
اطراف عالم میں پہنچانے کی جو تڑپ ان کے اندر ہے
وہی انہیں دور دراز جگہ تک واسطے ذرا اٹھنے بھی خدا کے
فضل سے نکال دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو تمہارا لکھا ہوا جو خط خواجہ
صاحب کا حضرت کی خدمت میں آیا ہے۔ اس کے یہ الفاظ
ہیں:-

آج بارہ بجے دن کے بعد از امتحان طبی داخل جہاز ہوتا ہوں
بسم اللہ بحمدہ و ماہا اتی ربی المغفور الرحیم۔ حضور کی
دعا کی احتیاج ہے۔ دوسرا عریضہ عدل سے لکھوں گا۔
(عاجز خاکسار خواجہ کمال الدین بروز ہفتہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)
بابو غلام حسن صاحب مٹین ماشر بہا و بدور کے بیٹے جو ہدی
عہد النبی سابق طالب علم مدرس قادیان کو اللہ تعالیٰ نے فرزند
نرمیز عطا کیا ہے۔ حضرت نے ہم عبدالباسط رکھا ہے جو
حضرت کا اپنا ہی الہامی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مبارک

کرے۔ بابو صاحب نے اس بچے کا حقیقہ وطن میں بھی کیا
اور قادیان میں بھی خرچ بھیج کر لایا۔

مزار عبد النبی صاحب داماد پیر افتخار احمد صاحب کو بھی اللہ
نے فرزند نرمیز عطا کیا ہے۔ خدا مبارک کرے۔

حاجی محمد اعظم صاحب بھٹی سے اطلاع دیتے ہیں کہ آج کل جہ
کے جہاز کا کرایہ جاس پور سے پختہ روپیہ فی کس ہے۔
ہمارے دوست **حاجی صاحب** کو حاجی نواب
علی صاحب بہنڈی بازار کے مکان پر لیں۔ دلالوں کے
پاس نہ جائیں۔ اور جہ میں سید جعفر کو لیں۔ حاجی صاحب
موصوف کی نصیحت ہے۔

میاں احمد نوس صاحب تاجر کوٹاٹ کی طرف سرحد
پر تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر
حضرت مولوی محمد علی صاحب داکٹر بشارت احمد
صاحب کوہ مری پر تشریف فرما ہیں۔

برادر دم ملک برکت علی صاحب حمدی لاہوری کو اللہ تعالیٰ نے
فرزند نرمیز عطا کیا ہے۔ حضرت نے نام برکت اللہ رکھا
ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بابو محمد اسماعیل صاحب نے بصیر پور سے کچھ کپڑے مساکین کے
واسطے حضرت کی خدمت میں بھیجے ہیں۔

باو کیر علاقہ حیدر آباد کن سے دو بھائی محمد ابراہیم صاحب
و عبد الرحمن صاحب تشریف لائے ہیں۔

برادر برکت علی صاحب حمدی چک ساہو وضع ہوشیار پور سے
لکھتے ہیں کہ میں ایک نئے **احمدی** کے سبب نام
کے مسلمان سب دشمن ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ احمدی زمیندار

کو زمین بٹائی نہیں دیتے۔ اور ہر طرح سے دکھ دیتے ہیں احباب
و ماں کے بھائیوں کی انتقامت کیلئے دعا کریں۔

برادر وزیر خان صاحب حمدی اور سر وسط ہند سے قطع ملاقات
قطع کر کے قادیان آگئے ہیں۔

محمدی ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے سرود مسعود کا نام حضرت خلیفۃ
المسیح نے عبد الرحمن رکھا ہے۔

مزار خدائش صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ساتواں بیٹا عطا کیا ہے حضرت
نے نام جولد رکھا ہے خدا مبارک کرے اور نیک بنائے۔

برادر خیر الدین صاحب نے کوئی میں وعظ کیا اور سلسلہ کی
تبلیغ کی۔

حضرت نواب صاحب کے صاحبزادگان میاں عبد الرحمن و
میاں عبد اللہ صاحبان کی **شادی** ۲۰ ستمبر کو علیگڑھ

میں ہوئی ہے۔ اس تقریب پر حضرت ام المؤمنین صاحبزادگان
حضرت مسیح موعود مالیر کو ملے تشریف لگے ہیں۔ نواب صاحب

کی خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ہی تشریف لیجائے۔ مگر
حضور بسبب ضعف و علالت طبع نہیں جاسکے۔ بعض عظام
کو جانے کی اجازت دی۔ عاجز را **محمد** بھی اس اخبار کی شہادت
سے قبل مالیر کو ملے پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مالیر میرے پیچھے اخبار
کے نکلنے میں کوئی ہرج نہ ہوگا۔

ان آیام میں جو احباب حضرت کی خدمت میں باہر سے حاضر
ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

لاہور سے سید لکھنؤ حسن صاحب سید نظیر حسن صاحب۔ بدولتی
سے میاں غلام رسول صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ پیالیہ سے

میاں عبد الصمد صاحب منشی مولابخش صاحب۔ کپورتھلا سے
میاں عبد السمیع صاحب۔ بٹارہ سے میاں محمد حسن صاحب۔

محمد طفیل صاحب شیخ فضل حق صاحب شیخ عبد الرشید صاحب
کاٹھ گڑھ سے چوہدری غلام محمد صاحب پولہ سے چوہدری غلام محمد

صاحب۔ گھٹیاں سے سید نذیر حسین صاحب دیگر برادران یگانا
سے میاں غلام نبی صاحب سکھر سے شیخ نیاز احمد صاحب

سمیٹریال سے میاں سراج الدین صاحب۔ دہرم کوٹ سے سید
محمد حسن شاہ صاحب۔ عید پر لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور

چند دوست۔ فیض الدیک سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد
سے اور بعض قریبے گاؤں سے تشریف لائے۔ ۱۳ ستمبر کو مجلس

مستعین کا اجلاس ہوا۔ عید میاں جمعہ کے دن ہوئی بعض
دوستوں نے عید کا رد حضرت کی خدمت میں بھیجے۔ حضور نے

اس بدعت اور فضول خرچی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔
صاحبزادگان عبدالحی اور عبد السلام حجرت سفر

کشیر میں ہیں امید ہے کہ اب جلد واپس تشریف لائیں گے۔ اللہ
تعالیٰ صحت و عافیت کیساتھ انہیں وطن میں پہنچائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۶ ستمبر کے جمعہ میں مسجد اقصیٰ
میں خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا:-

دنیاوی لحاظ سے یورپ کے لوگ دوسرے ملکوں میں
راحت کے سامان پھیلاتے ہیں اور مفید و مبارک جتنے ہیں

توان کو ملک پر ملک مل رہا ہے۔ مسلمان نہ دنیوی آرام کو
پہنچاتے ہیں نہ دین خود سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں

اس واسطے دکھ پر دکھ اٹھاتے ہیں۔ یورپین فائدہ کا ایک
ادنیٰ نمونہ گھڑی ہے۔ بعض دفعہ عین ضرورت کی وقت جب

الارم دالی گھڑی مجھے جگا دیتی ہے تو گھڑی بنائینا اے
کے حق میں بے اختیار نیک عادل سے نکلتی ہے۔ حضرت مولیٰ
نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے عصا کی تعریف میں دونوں باتیں بیان کیں ہیں
آپ اس پر ٹیک کرتا ہوں اور کپڑوں کا اس میں فائدہ ہے بغیر اس
کے کہ کوئی شے اپنا اور دوسروں کی واسطے مفید ہو نبی اسکو اپنی پاس نہیں لے

ایڈیٹریل

فیصلہ آسمانی

آسمانی باتوں کی مثالیں بہت کچھ دنیوی حالات میں ملتی ہیں۔ جب کوئی سرکاری سپاہی کسی گاؤں میں جاتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ کسی ظالم اور بدکاروں کے واسطے خوف اور کسی مظلوم اور نیکو کاروں کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔ بدکار اس سے بھاگتے ہیں گلیاں مٹاتے ہیں۔ اور بدکاروں کے منظر گاؤں کے کتے سے پہلے اس پر بھونکا شروع کرتے ہیں بلکہ عوام کو اس کے آنے کی خبر بھی اسی سے لگتی ہے۔ یہی حال روحانی مامورین کے آنے کے وقت ہوتا ہے۔ ہر ایک متکبر جفاکار اس کے مقابلہ کے لئے اٹھتا ہے۔ اور اپنے ہمناموں میں جتن مارتا ہے کہ اسے کچل ڈالے مگر پورے شیطان کی طرح آخر اس کا اپنا ہی سر کچلا جاتا ہے۔ ایسا ہی تمام انبیاء کے وقت ہوتا آیا ہے۔ اور یہی واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی ہوا۔ سب سے پہلے تو پنجاب کے ہی علماء اٹھے۔ کسی نے یہاں سر نکالا اور کچلا گیا۔ کوئی دھماکا اور مارا گیا۔ کوئی چند روز اہال کھاکر سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح سخت ابھو کر بیٹھ گیا۔ سب نے باری باری اپنا حصہ پورا کیا۔ آج کل یہ جوش بہار کے علاقہ میں بہت اہال کھا رہے ہیں۔ وہاں کسی مولوی نے جو یہ سب بزدلی اور نامردی کے اپنا نام ظاہر کر کے ڈرتا ہے۔ ایک رسالہ چھاپا ہے جس کا نام فیصلہ آسمانی رکھا ہے۔ یہ تو کسی کو جڑت ہوئی نہیں۔ کہ ایک نسخہ اس رسالے کا یہاں بھی بھیج دیتا۔ اس واسطے ہمیں اس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر آئے دن کے استنتاجات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زیادہ تر مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ اور ہمارے نادان لوگوں کی نگاہ میں وہ رسالہ گویا معلومات عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ آئے دن اس کے متعلق استنتاجات نکلتے ہیں کہ آؤ مرزا اب جواب دو۔ کوئی اشتہار مونگیر سے نکلتا ہے کوئی بھاگلپور سے۔ کوئی دربندگڑھ سے۔ غرض عجیب طوفان بے تمیزی کھڑا ہو رہا ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ جن لوگوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ رسالے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پڑھتا ہی نہیں۔ اور اعتراضوں کو خوب گھوٹا جاتا ہے ان لوگوں کی وہ مثال ہے کہ مجھے ایک انگریز عورت

ملی۔ کہنے لگی کہ اسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کی روح نہیں ہوتی وہ بہشت میں نہ جائیں گی۔ میں نے پوچھا۔ کہاں لکھا ہے۔ تو وہ ایک پادری کی کتاب اٹھلائی۔ میں نے کہا یہ اسلام کی کتاب نہیں۔ پادری کی کتاب ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن شریف ہے۔ ایک قرآن شریف منگو کر آئے وہ آیات دکھائی گئیں جن میں عورتوں کے نیک اعمال کھانے اور مثل مردوں کے جڑاؤ سے بچنے کا ذکر ہے۔ تب وہ شرمندہ ہو کر قائل ہوئی۔ سو ہی حال ہمارے غیر احمدی لوگوں کا ہے کہ حضرت مسیح کی کتابیں تو پڑھتے نہیں۔ اور اگر کسی نے ان پر کوئی اعتراض کیا ہے تو وہ ضرور پڑھ لیتے ہیں۔ اصل کو پڑھتے نہیں۔ اور اس کا فرعون سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنی غلطی معلوم کر کے شرمندہ ہو گئی۔ مگر یہ کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ کس دیری سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ احمد بیگ والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ احمد بیگ پیشگوئی کی مبادی مقررہ اندر سب سے اول مر گیا۔ اور وہی پچھلوں کے واسطے توبہ و استغفار اور گریہ وزاری کا موجب ہو کر ان کے لئے بچاؤ کا موجب ہوا حضرت مرزا صاحب کسی کے ہلاک ہونے میں خوش تھے۔ مخالفین کی سخت دلی نے ان کو ایک تماشہ دکھایا۔ جب وہ گھبرائے اور روئے چلا گئے اور مخالفت چھوڑ دی تو اصل مطلب حل ہوا۔ بقیر عذاب کو خدائے معاف کیا۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافت ہے۔ تو پھر بڑے وعدہ خلاف نمائندے خیال میں قیصر جارج ہوئے۔ جن کی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی تھی۔ اور کسی کو پانچ سال کی۔ اور کسی کو دو سال کی۔ اور کاروبار کے دنوں میں ہنوز ان کی قید کے وعدہ کے دن پورے نہ ہوئے تھے کہ ان کو چھوڑ دیا۔ ہمارے اندھے مخالف مولویوں کے نزدیک تو شاید یہ بھی وعدہ خلافت ہوگی۔ مگر دنیا کے کتے ہیں۔ یہاں تو نام لیتے ڈرتے ہیں کہ کہیں سرکاری ممانی کی روٹی نہ کھائی پڑ جائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ دنیا روزے چنہ ہے۔ آخر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں ان کو پتہ لگے گا کہ جو سلوک احمد بیگ کے پس ماندگان کے ساتھ ہوا۔ وہ ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ یہ یا ان کے معاملہ میں کسی درگزر سے کام نہ لیا جائے تب یہ خوش ہوں گے۔

الغرض احمد بیگ والی پیشگوئی پوری ہوئی اور ضرور ہوئی بعض اس کے مطابق ہلاک ہوئے۔ بعض توبہ اور نرم دلی سے نادمہ اٹھایا۔ لیکن میں فیصلہ آسمانی کے گناہ یا بے نام مرواؤں اور اس کے ساتھ ڈھولک بجانے والوں

سے پوچھتا ہوں کہ اچھا تم یہ بتلاؤ۔ کہ ہر ایک کام دنیا میں کسی فائدے اور غرض کے واسطے ہوتا ہے۔ تم جو اس بات پر زور دیتے ہو۔ کہ یہ پیشگوئی تمہارے خیالات کے مطابق پوری ہوتی۔ بالفرض اسی طرح پوری ہو جاتی۔ تو کس فائدے اور کس نتیجے کے واسطے اس کے اس رنگ میں پورا ہو گیا ہے تمہاری کون سی نیک غرض پوری ہو جاتی۔ پیشگوئیوں کا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کو پورا ہوتا ہوا دیکھ کر لوگ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ مگر جن ضدی بے ایمان لوگوں نے صد ہا نبیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان کی طرف رخ نہیں کیا۔ ان سے یہ امید کیوں کر ہو سکتی ہے۔ کہ اس ایک بات کو اپنے خیال کے مطابق پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر مان لیں گے۔ اگر وہ ماننے والے ہوتے۔ تو لیکھرام کی موت۔ آئندہ کا بچنا اور پھر مرنا۔ پھر عین جمونی کی ذلت کی موت۔ مقدمات میں فتوحات۔ آسمانی گولے کا نشان۔ کوریا میں جاپانی سلطنت۔ تقسیم بنگال کی منسوخی۔ اور صد ہا ایسے نشانات ان کو راہ راست پر لانے کے واسطے کم تھے۔ مگر جب خدائے دیکھا کہ ان کے واسطے ڈرانا نہ ڈرانا۔ نشان دکھانا یا نہ دکھانا برابر ہو رہا ہے۔ تو فی قلوبہم مرفض فرآدھم اللہ مرفضاً والی بات ان پر صادق آئی۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی انصاف اور حق کی محبت ہوتی۔ تو وہ پہلے قرآن اور احادیث کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتے حضرت مسیح موعودؑ کے نشان دکھاتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاتے۔ تب خدا ان پر رحم کرتا۔ اور جوابات ان کی سمجھ میں نہیں آتی وہ بھی خدا انہیں سمجھا دیتا۔ صرف اعتراض کر لینا کچھ شے نہیں۔ عیسائی اور آریہ ہزاروں اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر کرتے ہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ایسا ہی خدا کے مسیح کے ساتھ دشمنی کرنے والے بھی جھوٹے ہیں۔ وقت قریب ہے کہ خدا تمہیں یہودیوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گرائے جہاں سوائے رونے اور دانت چسینے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اپنے دل سے فیصلہ آسمانی گھڑ کر اپنے جی کو خوش کر لینا اور بات ہے۔ مگر سچا آسمانی فیصلہ خود ظاہر ہے کہ ایک شخص نے خدا سے حکم پا کر دنیا کو پیغام راستی اور نیکی کا دیا۔ زمانے کے علماء اور کبرا نے اس کی مخالفت۔ عداوت۔ ذلت اور ہلاکت کے لئے سارا زور لگایا۔ مگر اس کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ اس نے سب پر فتح پائی۔ اور دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے چار لاکھ کی جماعت کا سردار بن گیا۔ یہ ہے آسمانی فیصلہ۔ جو خدائے کر کے دکھلا دیا

اور اس وعدے کو پورا کیا۔ کہ میں اپنے رسولوں کی نصرت کرتا ہوں۔ اب تم اپنے گھر میں بیٹھے ہزار آسمانی فیصلے لکھو تمہارے منہ کی پھونکوں سے خدائی نور کچھ نہیں سکتا۔

المصنف مشیر علی خان صاحب سرخوش
لاہور۔ ولایت میں تو ایسی بہت کتابیں

لکھی جاتی ہیں۔ مگر غالباً ہندوستان میں یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ آج سے ۸۸ سال بعد اعیانہ عیسوی میں سارے کرہ ارض پر اتحاد انسانی کا ایسا غلبہ ہوگا۔ کہ ایک ہی بین الاقوامی سلطنت۔ ایک عام فہم زبان۔ ایک مشترک اخلاقی مذہب قائم ہو جائیگا۔ اور اس اتحاد کا بڑا ذریعہ سائنس کی ترقی ہوگا۔ ہر زمانہ میں جب کوئی قوم یا سلطنت یا زبان یا علم بہت ترقی کرنے لگتا ہے تو دنیا داروں کی نگاہ

موجودہ حالات کو ایک مستقل رفتار میں دیکھ کر یہ قیاس کرتے ہیں۔ کہ اب یہی حالت تمام جہان پر عنقریب حاوی ہو جائے والی ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا کی باتیں خدا ہی جانتے۔

آئندہ کے واسطے نبوت کرنا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا ہی کام ہے جب سلاطین بنو امیہ نے ایران سے اسپین تک کے ملک فتح کر لئے۔ اور فتح بھی ایسے کہ ان ملکوں

کے رسم و رواج۔ زبان۔ مذہب سب کچھ بدل ڈالا اس وقت کون قیاس کر سکتا تھا کہ اس طاقت کو روکنے والی کوئی شے دنیا میں ہے۔ لیکن جب خدا کو ان کے عمل

نا پسند آئے۔ تو سلطنت کو تباہ ہونے ہوئے بھی کچھ دیر نہ لگی۔ پھر یہ کام موجودہ تغلب فی البلاد دنیوی نظر کو اس انقلاب عظیم کا یقین دلاتا ہے مگر یہ کچھ شے

نہیں۔ اس زمانہ میں مذہب کو اختلاف کا باعث قرار دیکر درمیان سے اٹھانے کی سعی کی جاتی ہے۔ مگر اس کے عوض میں قومیت کی جو تقویت پیدا کی جا رہی ہے۔ وہ ایسی

ہے کہ کبھی ملکوں کے درمیان یکاگلت پیدا ہو ہی نہیں۔ مذہب دو ملکوں کو ایک اسٹیج پر رکھ کر رکھتا ہے۔ مگر قومیت کا جھگڑا بھی ایسا نہ ہونے دینا۔ قومیت کا تفرقہ دہل

جرات کا بقیہ ہے جس کو مٹانے کی کوشش صرف اسلام نے کی ہے۔ بہر حال مشیر سرخوش کی کتاب کسی ایسے مجاہد کی طرح موجودہ حالت زمانہ کا ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچتی

ہے۔ پیشگوئی کے رنگ میں وہ غلط ہو یا سچ۔ اس پر شک نہیں کہ زمانہ حال کی سوشل اور پولیٹیکل رفتار کی وہ

ایک عمدہ تصویر ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ سلسلہ احکامیہ کا ذکر بھی اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ اس کی سرعت اشاعت کا سبب اس زمانہ کے ذریعہ اشاعت ہیں۔ یہ بات درست ہے۔ تاہم ریل۔

اور ڈاک نے مسیح موعود کی بڑی خدمت کی ہے لیکن اصل بنیاد اس ترقی کی حضرت جبرئیل اللہ فی صلہ الانبیاء کی صداقت دعائیں اور توجہ ہے جو منشاء ایزدی کے تحت

اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور یہ کتاب بھی اگر مدت تک دنیا میں قائم رہے تو زمانے کو دکھا دے گی کہ باتیں وہی سچی ہیں جو خدا کے مرسل نے وحی الہی کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر

کیں۔ باقی سب خیالات اور قیاسات ہیں اور بس کتاب صاحب منصف سے لاہور کے پتہ پر ریل سکتی ہے۔ قیمت کتاب ہر درج نہیں۔

ٹریکٹ مسیر
اخبار میں ناظرین نے پڑھا تھا۔ کہ

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خواہش معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے دوست اشاعت دین کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھ کر کثرت سے شائع کریں اس

آواز کو لبیک کہتے ہوئے سب سے اول چھپا ہوا کاغذ جو ہمارے پاس پہنچا ہے وہ ایک نوجوان دوست محمد

مبارک اسماعیل صاحب متعلم بی۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کا شائع شدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب ان کے اپنے اشعار میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس

نوجوان کے اخلاص و محبت میں برکت دے۔ ہمارے خیال میں یہ اشتہار کی صورت ہے۔ ایسے مضامین رسالہ کی صورت میں چھوٹی تقطیع پر ہونے چاہئیں۔ اور عام

فہم کرنے کے واسطے فارسی۔ عربی عبارتوں کا ساتھ ترجمہ ہونا چاہئے۔ بہر حال یہ اشتہار بیرونی احباب کو رہ بالا پتہ پر آدھ آنہ کا ٹریکٹ بھیج کر لاہور سے منگو سکتے ہیں۔

نکات فخر
بدر قادیان دارالامان سے کیا خوب

(۱) آنحضرتؐ سے قبل انبیاء مختص زمان و مختص المكان ہوتے تھے۔ کوئی نبی کسی ملک کے لئے کوئی کسی کے لئے۔ آنحضرتؐ خاتم النبیین سارے جہان کے لئے آئے۔ ایسا ہی امت مرحومہ کے مجددین مختلف اوقات میں مختلف فرودوں اور مختلف

ملکوں کے لئے آئے رہے۔ بالآخر خاتم الانبیاء حضرت مسیح موعودؑ

سارے جہان کے لئے تشریف لائے۔

(۲) اگر آنحضرتؐ کو خدا نے مصیبت کے وقت فارمیں چھپایا اور مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلایا۔ تو پھر ان دونوں میں سے زیادہ پیارا کون ہوگا؟ غیر احمدی جواب دیں۔

(۳) آنحضرتؐ نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا کسی پچھلے ہی آنا تھا۔ تو وہ تو پہلے ہی ہی تھا۔ اس کو قومیت کے ساتھ نبی کہنے کی کیا ضرورت تھی؟

(۴) علماء امتی کا نبی ابنی اسرائیل کے مصلحت وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ملہم ہوں۔ ورنہ تشبیہ تام نہ ہو سکیگی۔

(۵) جو صاحبان کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو راستہ جانتے ہیں مگر بیت نہیں کرتے انہیں کو تو مع الصادقین کا تاکید حکم سنانا چاہئے۔

ایک مولوی صاحب
نے اس عاجز سے گنگا بیچ پر سوال

کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ اور ابن مریمؑ کیونکر اور کس دلیل سے مان لیا۔ اس احقر نے

نشأت ادب اور رفیق طریق سے مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ جیسا کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے والدین۔ نانائانی کو جان لیا اور مان لیا۔ اسی طرح میری

روح بدن نے اس روح اللہ کو اصل مسیحؑ کی شکل میں دیکھ لیا اور مان لیا۔ پھر نہ بولے مگر کچھ بڑبڑائے کہ جو قابل ذکر نہیں ہیں بھی کارسہ کار میں مصروف رہا۔

اور بات نہ کی۔ والسلام
خاکسار کبیر الدین احمد اکبر آبادی سکریٹری انجمن احمدیہ علمائے ہند

خطوط حضرت خلیفۃ المسیحؑ
رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا ہے

دے تو حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے خطوط جو احباب کے پاس جمع ہوں لیکر کلام امیر کی ذیل میں چھاپ دیئے جائیں۔ پس جس کسی دوست کے پاس کوئی خط ہو وہ

ہمیں اصل یا نقل بھیجے۔ اصل نقل کر کے واپس کر دیا جائیگا۔ اگر کوئی پراسٹیوٹ بات ہوئی۔ تو ایسے الفاظ و دینا میں سے نہیں چھپائے جائیں گے اس سے خط بھیجنے والا کو ثواب ہوگا اور عوام کو فائدہ ہوگا۔

بدر کا بقایا جن صاحبان کے نام ہے ان کا اخبار مجبوراً بند کیا جاوے گا۔

کیوبا دو ہزار پانسو
مکسیکو ایک ہزار پچاس
یورڈوگئے پانسو
برٹش گامبا اکیس ہزار تین
جمیکا تین ہزار

منشی پیر بخش کی کتاب پر ایک سرسری نظر

لاہور کے کسی
منشی پیر بخش صاحب
نے سلسلہ حق احمدیہ
پر حلقہ کرنے کے

واسطے ایک کتاب لکھ کر اپنی عمر کے آخری ایام میں اپنی عاقبت کے واسطے کچھ نوشہ طیار کیا ہے۔ کتاب ویسی ہی ہے جیسے حق کے مخالف لکھا کرتے ہیں اور ایسے کئی ایک منشی لکھ چکے ہیں۔ میاں معراج الدین صاحب نے اس کتاب پر ایک ریویو لکھا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

کل شام کے وقت ایک آشنا نے مجھے منشی پیر بخش صاحب پیش پوٹا سطر لاہور بھائی دروازہ کا مولفہ رسالہ موسومہ معیار عقائد قادیانی دیا۔ دیباچہ میں یہ بات دیکھ کر کہ مولف صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیفات مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن ایام ملازمت میں کم فرصتی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے اور اب پیش پوٹا نے چار پانچ کتابیں پڑھیں ہیں۔ خیال تھا کہ وہ کوئی مقبول بات پیش کرے لیکن ان کا یہ رسالہ دیکھ کر ان کی اسلام بھی پر نہایت افسوس پیدا ہوا۔ جس نقص میں منشی صاحب مبتلا ہوئے ہیں وہ ان کا خاصہ نہیں بلکہ وہی ایک عام اور مشترک نقص ہے جس میں ان کے ہم خیال لوگ گرے ہوئے ہیں۔

یہ ایک عام غلطی ہے کہ جس شخص کے حالات اور عقائد کے متعلق تحقیقات منظور ہو اس کی کل تصانیف کو مطالعہ کرنے کے بغیر ہی اس پر اعتراض لکھنے بیٹھ جاتے ہیں اور اعتراضات کے لکھنے میں اپنے دل کے خجے ہوئے قضیے قائم کر کے اور مصنف کے مطالب اور مفہوم کو بالائے طاق رکھ کر خود تراشیدہ دعوے جاکر ایسی مخالفت میں لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور امانت اور دنیا کی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس سے ہم اپنے ہی مسلمات کی بیخ پر کھڑا رکھ رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت لا تقربوا الصلوٰۃ والی ضرب المثل مشہور ہے۔ یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ دہاں ہاتھ جاڑا اتے ہیں جہاں ان کا بیج علم پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور یہ قرب قیامت کے نشانات میں سے ایک نشان ہے۔

یہی حال منشی پیر بخش صاحب کا بھی ہے۔ انہوں نے بھی صرف پارچہ کتابیں مطالعہ کر کے اپنے لئے قطعی فتویٰ لکھ دیا ہے۔ ان کتابوں میں سے سب سے بڑی کتاب جو معرض اعتراضات بنائی گئی ہے وہ ”ایمان احمدی“ ہے لیکن افسوس کہ منشی صاحب کو یہ خیال نہیں رہا کہ یہ تو وہ کتاب ہے جس کی نسبت ان کے مسلمہ عالم فاضل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اشاعت السنہ نمبر اجلد ۷ صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور تا کیدی فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان اس کو ضرور خریدے۔ اور تمام علماء و رؤساء اسلام نے اس کی بہت قدر دانی کی۔ اگر کتاب

کو بنائے اعتراضات میں رکھ کر منشی صاحب اپنے مسلمات کی عزت کو ضائع کر رہے ہیں۔ باقی رہی دوسری چار کتابیں۔ باقی کی ساری کتابوں کو پڑھے بغیر صرف ان چاروں پر اعتراضات کا انحصار کرنا نقص عظیم ہے۔ لیکن اگر ہم ان باتوں سے درگزر بھی کریں تو ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ معرض صاحب نے ہوائے نفس کو صورت الفاظ دیکر عبارات معرض علیہ کو قطع برید کر کے اپنے مطالب کا جامہ پہنا کر قضیے قائم کئے ہیں اور پھر ان کے جواب میں بیفائدہ وقت کو ضائع کیا ہے۔

در اصل بات یہ ہے منشی صاحب اپنی نوکری کے کاموں میں کچھ ایسے مستغرق رہے ہیں کہ ان کو کچھ علم نہیں کہ دنیا میں کیا ہوتا رہا وہ تو نقشہ اصحاب کہف کے اس شخص کی مانند ملازمت کی نیند سے نیشن کی بیداری پاکر وہی پڑانے سکے کے درہم لاگر نازاں ہو رہے ہیں۔ جو بیسیوں دفعہ دلائل قاطعہ سے مسترد ہو کر بیکاری کے ٹوکے میں ڈالے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے سلسلہ کا فرض ہے کہ ان کی غلط فہمیوں اور ناتوان باتوں کو دور کیا جائے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے رسالہ کا جواب ان کو پہنچ جائے گا۔ اس جگہ ہم ان کی تہنید اول کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔

تہنید اول کے پیر اول میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر ایک مصلح کو اس کی تعلیم سے شناخت کرنا چاہیے۔ اگر اس کے قول و فعل شریعت کے خلاف ہوں۔ تو اس کے دعویٰ اور بلند پروازیوں پر یقین نہیں لانا چاہیے خواہ وہ بیخ میج رسی کے سانپ بنا دکھائے یا ہوا میں اڑے اور پانی پر چلے اور اگر کوئی تنازعہ پیدا ہو تو کلام اللہ اور کلام رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ منشی صاحب کی یہ باتیں بے شک ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ہم کو اتفاق ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اس رسالہ کے لکھنے میں اس اصول کو مدنظر رکھا ہے؟

جہاں تک ہم نے ان کے اس رسالہ کو پڑھا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے اصول پر کاربند نہیں رہ سکے۔ وہ لکھتے ہیں کہ شرک بالنبوۃ جائز نہیں اور اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین تھے۔ اول تو یہ اصطلاح ان کی ایجاد ہے۔ لیکن ہمیں اس سے سروکار نہیں کیونکہ لکھل ان بے صطلم کا اختیار موجود تھا ہوا ہے۔ البتہ امر غور طلب یہ ہے کہ جو شخص اپنی اس اصطلاح کے وہ قائم کرتے ہیں صحیح ہیں کہ نہیں اور اس امر کو انہوں نے قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرایا ہے کہ نہیں؟ اسلام کا یہ اصولی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں از لا ابدی اور از ہر جہہ

اس کی ذات و صفات پر نیند۔ اونگھ۔ تلکان اور بیکاری کبھی غالب نہیں ہوتیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی خاص صفت اس کی کسی زمانہ میں کام کرتی ہو۔ اور پھر کسی وقت وہ معطل اور بیکار ہو جائے۔ اگر وہ کبھی دبیر تھا تو اب بھی سنتا اور دیکھتا ہے اور ہمیشہ سنتا دیکھتا رہے گا۔ اگر وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب بھی وہ کلام کرتا ہے اور آئندہ ہمیشہ تک کلام کرتا رہے گا۔ اور جبکہ یہ امر منشی صاحب مانتے ہیں کہ جن لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے ان کو نبی کہا جاتا ہے تو بت کے سلسلہ کو مسدود سمجھنا پرلے درجہ کی گستاخی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کی وہ صفات جو انبیاء کے مبرا کرنے اور ان کو نشوونما دینے اور ان سے ہمکلام ہونے کے متعلق ہیں ان سب کا بیکار ہو جانا تسلیم کرنا پڑتا ہے اور یہ ناممکن ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم پر حدیث حاکم نہیں ہو سکتی۔ حدیث کو قرآن کریم سے خادمانہ تعلق ہے۔ اور قرآن کریم اختلافات سے پاک ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات پر غور فرماویں۔ اَنَا اعْطَيْتُكَ الْكِتَابَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرُ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ مَا كَانَ مُحْتَدًا ابَا أَحَدٍ مِنْ رَجَا لَكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

یہ ظاہر ہے کہ سورہ کوثر میں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخالفوں کے اس اعتراض کو بجا مانا گیا ہے۔ کہ ان کے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ بے اولاد (ابترا) تو تیرا دشمن ہے۔ اب یہاں کوثر اتر کے مقابل میں آکر صاف طور پر یہی معنی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتر نہیں بلکہ آپ کو بہت اولاد دیجائیگی اور اس لئے شکرانہ میں نمازیں پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایسی نعمت کے عطا ہونے پر معمول الہی اسلام ہے۔

دوسری آیت میں لکھا ہے کہ محمد (صلعم) تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ گویا یہاں آپ کے بیٹا موجود ہونے کی نفی کی گئی ہے ایک طرف یہ نفی اور دوسری طرف دشمن پر ابتر ہونے کا انداز۔ اگر انہیں معنوں میں لیتے ہیں تو دونوں مساوی ہو جاتے ہیں۔ لیکن دہاں کوثر نے تسلی دیدی اور لیکن کلمہ اسند راہ کے آتے سے نفی کا تدارک یوں کر دیا گیا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان معمولی انسانوں سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ہے اور نبیوں کی ہر ہے یا نبیوں پر ہر لگانے والا ہے کیونکہ دونوں قرآنی ختم کلمہ کی مسلم ہیں۔ اب منشی صاحب اس کو ذاک خانہ لکے پارسوں کی ہر نہ سمجھیں بلکہ یہ ہر تصدیق ہے۔ اور نہ لگانے سے کسی چیز کا بیٹا مسدود و بھٹا تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

اجل کے عدالتی کا غزوہ پر بھی مہر کو سند کے لئے لگایا جانے کا دستور جاری ہے۔ اس مہر سے مراد یہی ہے کہ چونکہ آپ رسول اللہ ہیں اس لئے آپ کو روحانی اولاد دی جائے گی اور وہ نبی ہونگے۔ اور اسکی شناخت یہ ہے کہ آپ کی ہر کے بغیر کوئی نبی نہیں ہوگا۔ لیکن اسلام کی انتیاع کے بغیر کسی کو شرف نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور کبھی دوسرے گھرانے میں آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا +

جب قرآن شریف میں انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی قرون رسولاً سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منسلک ہونا ثابت ہے اور موسیٰ کی امت میں نبیوں کا وجود مسلم ہے اور علماء اقصیٰ کا نبیاء بنی اسرائیل سے علماء امت محمدیہ کا منسلک ہونا ثابت ہے تو نبوت کے انقطاع اور انسداد پر کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں مگر یہ اعتراض ہو کہ کا نبیاء بنی اسرائیل کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی ہی ہو جائے ہیں بلکہ وہ محض مرتبہ کا بیان ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر یہاں مماثلت سے کچھ اور مطلب لیا جانا جائز سمجھا جاوے تو پھر مماثلت موسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وہی مطلب لینا پڑے گا اور یہ صریح بطلان ہے +

الغرض ان چند اشارات سے قرآن و حدیث کے وثوق پر یہ بات ہے کہ سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہوا۔ اور کسی شخص پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی کا مرتبہ پانے سے شرک فی النبوۃ کا جرم عائد نہیں ہو سکتا۔ اگر شرک فی النبوۃ ایسا ہی جرم ہے تو حضرت مارونؑ تو سب سے بڑے جرم شمار ہونے چاہئیں اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل بھی پھر اسی جرم کے مرتکب ہیں۔ مگر لاینبی بعدی سو اس کے متعلق پھر عرض کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ اتنا کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے مفاد کو اپنا پابند نہیں کر سکتی اور نظام النبیین کا مزعومہ مفہوم موجب انقطاع نبوت نہیں ہو سکتا۔ یہ تو آئندہ نبیوں کے وجود پر خود ایک دلیل ہے۔ کیونکہ تصدیق اور سند کے لئے مہر یا مہر لگانے والے کا موجود ہونا مفعول یعنی جس چیز پر مہر لگائی جاتی ہے اس کے وجود کا گواہ ہے اور اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے علماء ہیں +

منشی صاحب کی دوسری تہمید کا مجمل جواب تو اوپر آچکا ہے کہ جبکہ سلسلہ نبوت بعد از حضرت خاتم النبیین منقطع نہیں ہوا۔ تو وہی الہام و کشف کا انقطاع بھی مانا نہیں جا سکتا۔ یہی کیفیت مزاجیہ سوا اس کے ساتھ نہیں کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو منشی صاحب کا ذالی تجربہ ہوگا اور نجوایہ المرہ یقیناً علی نفسہ۔ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے۔ یہاں تو اس قسم کی ہڈیاں زبردست نہیں سچے الہیات۔ مکاشفات اور وحی زیر بحث ہے ایک بات اس جگہ لکھنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ منشی صاحب نے ایک حدیث لکھی ہے جس کو حدیث قدسی کہا ہے جس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ

فرماتے ہیں کہ میں بھی تو انسان ہی ہوں جب تم کو تمہارے دین کی کسی بات کا حکم ہو تو اس کو مان لو اور جب کوئی بات اپنی رائے سے کہوں تو بیشک میں بھی انسان ہوں۔ اب قرآن کریم میں آپ کی نسبت آیا ہے۔ وما یطق عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی ایسا ہی اور بہت آیات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اور اہل کی حفاظت میں ہوتی تھیں اور آپ کا کلام ہوائے نفس سے نہیں بلکہ وحی الہی سے ہوتا تھا۔ اور آپ تمام انبیاء سے بڑھ کر علمت الہیہ کے ظل میں رکھے گئے تھے۔ اور اسوہ حسنہ ہیں۔ یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کی ذات بابرکات ہمارے لئے فرخ اسوہ ہے مگر اسوہ میں خطا اور گناہ کے ارتکاب کو جائز سمجھا جاوے تو پھر وہ خدا کی رضا کا اسوہ نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث منشی کے معنوں کے لحاظ سے قرآن شریف کی نصوص کے معارض پڑتی ہے۔ اور جو حدیث قرآن کے معارض ہو وہ واجب اہل نہیں ہو سکتی +

تیسری تہمید میں منشی صاحب اپنے معلومات کے دائرے کو اپنے بزرگوں سے بھی وسیع دکھانا چاہتے ہیں ان کے بزرگ تو مسیح و ہندی موعود پر ایمان لانے کو جزو ایمان قرار دیتے آئے ہیں۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا نزول و وجود اور حیات و ممات جزو ایمان نہیں ہیں معلوم نہیں کہ منشی صاحب نے جزو ایمان سے کیا مطلب سمجھا رکھا ہے۔ اگر قرآن و حدیث کا ماننا جزو ایمان ہے اور یہ مسائل ان میں مندرج ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اجزائے ایمانی سے خارج کیا جائے اور اگر قرآن و حدیث بمصدق یومنون بعض دیکھتے ہیں بعض کلاماً بجز و اجزائے ایمان نہیں تو پھر یہ امر دیکھو کہ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں +

منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مات مسیح ثابت نہیں کر سکتے اور انہوں نے سیاق و سباق قرآنی میں بعض الفاظ میں تصرف کیا ہے اور بعض جگہ تقدیم و تاخیر الفاظ قرآنی کر کے معنی اپنے مفید مطلب کرتے ہیں +

اقوس ہے کہ منشی صاحب نے الزام تراشی میں ذرا بھی انصاف سے کام نہیں لیا۔ ہم ان کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے نیک نیتی سے یہ اعتراض لکھا ہے تو وہ ہمیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس جگہ قرآنی الفاظ کو مقدم و مؤخر کیا ہے۔ اور اپنے مفید مطلب معنی لیکر مسیح کی موت کو ثابت کیا ہے۔ اے منشی صاحب اگر آپ نے تقدیم و تاخیر کا الزام حضرت مرزا صاحب پر ثابت نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ ان لوگوں میں سے شمار ہوتے جن کی قیبت قرآن کریم بار بار فرماتا ہے + x x x x x x

جیسا کہ منشی جی نے ازالہ اوہام کے حوالے سے لکھا ہے یہ سچی بات ہے کہ ہمارے مطبع و مخدم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ مسیح کے اترنے سے انکار مستوجب کفر نہیں صحیح ہے کیونکہ ہمارا قرآن ہمیں بتاتا ہے مسیح کا آسمان پر چڑھنے کا اعتقاد غلط ہے اور چونکہ وہ چڑھا نہیں اس لئے اس کے اترنے سے انکار کیونکر موجب کفر ہو سکتا ہے۔ منشی جی کا یہ سمجھ لینا کہ اس سے مراد خود مسیح موعود ہیں محض غلط ہے۔ یہ ایک فرضی قضیہ اپنی ہوا نفس سے جاکر منشی جی نے ناحق کا غزوہ کیا ہے اور وقت کا اصرار کیا ہے۔ بحوالہ عبارت صفحہ ۲۹۶ ازالہ اوہام آیات تشابہات پر ایمان لانا چاہیے اور ان کی حقیقت کو حوالہ بخدا کر دینا چاہیے۔ منشی جی لکھتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اب تو کوئی جھوٹا نہیں رہا۔ حضرت مسیح کی آیات پر ایمان لاویں اور تمام اعتراضات محال عقلی کے کہ جسد عنصری کے آسمان پر نہیں جا سکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہو اور نہ نزول بالجسد کر سکتا ہے حوالہ بخدا کریں۔ یہاں بھی منشی جی کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ آیات تشابہات اور آیات واقعات و محکمات میں تمیز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ازالہ اوہام کی اس ساری تشریح کو نہیں پڑھا جو اس ضمن میں کی گئی ہے۔ مسیح کی دفع کی آیت میں تو چند واقعات متعلقہ مسیح کا مذکور ہے اور دفاعات بعد از متوفیات مشروط ہے اور قرآنی الفاظ کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں۔ اور آپ کی مسلمہ حدیث میں متوفیات کے معنی مہلت تک لکھے ہوئے موجود ہیں پھر کوئی وجہ ہے کہ اس کو تشابہات میں سے سمجھ لیا جاوے کیونکہ یہ صاف واقعات ہیں کہ متوفیات یعنی مہلت یعنی مات مسیح کا واقعہ سب سے پہلے اور دفع کا واقعہ اس سے بعد اور دوسرے دو واقعات بالترتیب اس کے بعد ہیں۔ دفع کے ساتھ بحمدہ عنصری الی السماء کا ثبوت تو منشی جی کی تصدیق ہے۔ قرآن کریم موجود پڑھے خود کریں کہ دفع کے ساتھ کہیں بھی آسمان اور جسم عنصری کا ذکر نہیں۔ قرآن کی آیات کے ساتھ اپنے منکھڑت الفاظ شامل کر کے مفید مطلب معنی نکالنا تو اس کو کہتے ہیں جو منشی صاحب کر رہے ہیں۔ اگر وہ دفع کے ساتھ قرآن کریم میں لفظ آسمان و کھلاویں تو ہم انکی کچھ مالی خدمت کرنے کو بھی طیار ہیں +

پیارے منشی جی خدا کے لئے انصاف کر دیجیے ناصری ابن مریم کے زندہ آسمان پر جانے سے اسلام کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور قطع نظر سوال فائدہ کے آپ کے پاس کوئی قرآنی آیات اس کے آسمان سے اترنے اور صحیح حدیث اس کے آسمان پر چڑھنے کے ثبوت میں ہیں۔ دیکھو قرآن کریم اس کے مرجانے کی مختلف آیات میں خبر دیتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ قبلہ الرسل۔ آیات میں لفظ خلت مشترک ہے اور آیت اول میں اس کے یہی معنی لئے جاتے ہیں کہ قبل مسیح جتنے

رسول آئے وہ سب بلا استثنا فوت ہو گئے اور واقعات تاریخ بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں۔ پھر وہی لفظ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے رسولوں پر بولا جائے تو اس کے معنی وہی لئے جائینگے یعنی یہ کہ تمام مرسلین قبل از حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ (صلعم) بلا استثنا فوت ہو گئے۔ ایسا ہی بخاری جلد ۱ باب ۱۷ ذکر فی الکتاب میں ہے۔

ابو نعیم بن حبان نے روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے حضرت سرور کائنات فرماتے ہیں۔ فاقول لکما قال العبد الصالح عیسیٰ بن مریم۔ وکنتم علیہم شہیداً ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنتم انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید الخ اس حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ حضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہی تھی۔ لفظ کہتے تھے یعنی (لکما قال) سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم سے پہلے کا واقعہ ہے جو کسی گرفتار زمانہ میں گذر چکا اور اس میں مسیح فرماتے ہیں کہ فلما توفیتنی پس جب تو نے مجھ کو مار لیا۔ تو گویا مسیح کا مرنے کا وقت صلعم سے پہلے کسی زمانہ میں تسلیم ہوا ہے۔ اور یہ بات کہ یہ واقعہ روز قیامت کے منتظر ہے۔ اس وقت فیصلہ کی جائے گی۔

جب منشی جی اس کو اپنی طرف سے پیش کریں گے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اسکی کمزوری کو خود محسوس کر رہے ہوں۔ اور بحث فیصلہ حاصل کا کام ہو۔ اسکی دوسری شئی کہ عیسائی قوم کا بگڑنا مسیح کی موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان کی قوم بگڑ چکی ہے تو اس سے پہلے ان کی موت تسلیم ہو جاتی ہے اور عیسائی قوم کا اسلام سے بہت پہلے بگڑ جانا ثابت ہے بلکہ اسلام کا اپنا تشریف لانا ہی اس قوم کے بگڑنے کا ثبوت ہے پس یہ سلسلہ موت مسیح پر ایک مضبوط دلیل قائم کر دیتا ہے۔

احادیث نزول کی طرف دیکھنے سے صاف پتہ ملتا ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ بخاری جلد ۱ باب ۱۷ نزول میں حدیث کیفیت انتم اذا انزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم۔ صاف اس بات کی گواہ ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ انتم اور ”فیکم“ میں سلمان مخاطب ہیں۔ اور ”فیکم“ سے صاف انحصار اس بات کا پایا جاتا ہے کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور پھر اما مکم منکم نے اس کی پوری تشریح کر دی ہے کہ مسیح موعود نہ ہمارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔

پس ان تمام باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں چڑھے اور نہ ہی کوئی واقعہ صعود الی السما کی شہادت دی گئی بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے فوت ہو گئے اور ان کے بگڑ جانے کے بعد اسلام دنیا میں آیا۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے اس کا انجام حکم و عدل اور امت محمدیہ میں سے ہونا ثابت ہے۔

منشی صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق بھی ایک عجیب کہانی بیان کی ہے۔ اور اس کی نسبت لکھتے ہیں

کہ اس پر اجماع امت ہے۔ ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اجماع امت کے وہ کیا مضامین تھے ہیں۔ کیونکہ دنیا سے اسلام میں سب سے پہلا اجماع تو مسیح کی موت پر ہوا تھا۔ آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت بغیراری اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صحابہ کو جمع کر کے وصال محمد اکابر رسول قد خلت من قبلہ الازل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم پر زور سے خطبہ فرمایا اور حالت کو موت کے محل پر تشریح کرنا۔ اور سب کا بلا اختلاف سنتے رہنا اور کسی کا یہ نہ بول اٹھنا کہ آپ تو تمام رسولوں کو مردہ بتا رہے ہیں لیکن ان میں سے مسیح تو زندہ ہیں۔ کافی ثبوت اس بات کا ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا تھا۔

منشی صاحب غور فرمادیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ امام مالک۔ ابن خرم۔ ابن قیم۔ بخاری وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجماعین۔ وفات مسیح کے قائل ہیں اور یہ اصحاب ان مفسرین سے بہت زیادہ عزت و وقت اور اعتبار کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جن کا منشی جی بار بار ذکر کرتے ہیں۔

منشی جی کی یہ عجیب فلسفی ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑھا کر باریک محبتوں سے اس کی جان بچانا خدا تعالیٰ کے لئے مشکل اور محال تھا لیکن ایک بے گناہ فرشتے کو انسان بنا کر اس کو مسیح کی شکل دیکر صلیب پر چڑھا کر مروا دینا چاہتا ہو گیا۔ یہ عجیب کہ شہ خدا ہی ہے کوئی ان منشی جی سے دریافت کرے کہ آپ کے پاس اس کے جواز کا کیا ثبوت ہے تو سوائے اس کے کیا جواب دینگے۔ کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن گزشتہ واقعات پر امکان کا اشتباہ ڈال کر عبور کرنا ممکن نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ روایت اور شہادت سے کیا واقعہ ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ صرف یہی ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ اس کے مار ڈالنے پر قادر نہ ہو سکے اور ان کو یہ اشتباہ ہو گیا کہ گویا مسیح مر گئے ہیں۔

منشی جی نے انجیل کی طرف بھی رجوع کیا ہے اور حکیمانہ عقلمندی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ پسلی چھید کر امتحان کرنے سے جو ہوا اور پانی بہ نکلا تھا وہ مسیح کے مردہ ہونے کی دلیل تھی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ مردوں کی لاشوں کو زخم کرنے سے کبھی لہو بھی نکلا کرتا ہے۔ اصل میں یہ پیچھے سے معذور ہیں نہ خود اچھی طرح اپنے دین کو پڑھا ہے۔ نہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتابوں کا ہی مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی انجیلوں کو عبور کیا ہے۔ چند سطحی باتوں کو لیکر جلدی سے کتاب لکھنے کی طرف دوڑ پڑے ہیں۔ منشی جی انجیلوں کی یہ بات کہ بہا لار نے سے لہو بہ نکلا تھا مسیح کی زندگی پر ایک قطعی دلیل ہے۔ لہو ایسے مردوں کبھی نہیں بہتا بلکہ مردوں سے نکلتا ہے۔ بیشک جا کر تحقیقات کر لو۔ اور اس کے صلیب سے زندہ اُترنے میں تو موجودہ

عیسائی مذہب کا کام کرنا کفارہ شمار کرتے ہیں۔ اور کفارہ موجب قیام و نجات مذہب عیسائی ہے جب اس کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت ہو تو نہ کفارہ رہتا ہے اور نہ ہی مذہب عیسائی زندہ رہتا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے کتاب مسیح کی صلیب کا چشم دید گواہ ملاحظہ کریں۔

توفی کے معنوں پر بھی ان کا زور محض کم علمی کی وجہ سے ہے۔ چلو جہاں توفی کا مفعول ذی روح ہو اور فاعل خدا ہو تو اس کے معنی غیر از موت کچھ اور دکھادیں۔

ہم ان کی اس متکبرانہ تحریک کو نظر انداز کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضلع سیالکوٹ میں حصے روپے ماہوار کی ملازمت کو نہایت حقارت کے انداز سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس ملازمت کو حقارت سے دیکھ کر منشی جی نے نہ صرف اپنی بگڑی اتار ڈالی ہے بلکہ حضرت سرور کائنات صلعم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عزتوں کو بھی ہاتھ جا مارا ہے کیونکہ ہمارے سرور عالم محمد مصطفیٰ صلعم نے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ملازمت اور موسیٰ علیہ السلام کی دس سالہ عمر گذریاں ہیں سب اسی حقارت آمیز انداز کے نیچے آ جاتے ہیں۔ اور

منشی جی حضرت اقدس کی ملازمت کے متعلقہ اور اس کے بعد کے واقعات جو لکھے ہیں ان پر معلوم نہیں کہ دلائل تقف مالیس لک بد علم کی چادر کہاں تک ڈالی ہے۔ ہم تقاضا کرتے کہ حق رکھتے ہیں کہ اس پر ان سے شہاد طلب کریں لیکن اس کو بھی ہم فی الحال حوالہ بخدا کرتے ہیں اور آپ کے افتراء ان کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

منشی جی ہم تو آپ کی ذات کے متعلق کہ ڈاک خانہ سے کیوں آپ کی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور کیوں انجمن تحا اسلام سے علیحدگی کا انتظام کیا گیا اور لاہور کی گلیوں میں آپ کیا کچھ کرتے پھرتے تھے لکھنا کینہ بن سمجھتے ہیں اور نہ کچھ جواب میں سننا چاہتے ہیں لیکن افسوس کہ منشی جی نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف پڑھنے اور ان کے حالات کا مطالعہ کرنے کی طرف صرف دو چار ماہ سے ہی رجوع کیا ہے۔ غیب دانی کا بھی دعویٰ کر دیا ہے کیونکہ اس پیرانہ سالی میں وہ وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ گویا حضرت میرزا صاحب ممدوح کی آمدنی ناچائز اور حرام تھی۔ ہماری سمجھ میں اس قسم کے اعتراضات کوئی ٹریف دل نہیں کر سکتا۔ اسے منشی پیر بخش صاحب اگر آپ مرد میدان ہو تو تم میدان میں آکر ثابت کرو کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو نفسانی خواہشات پر صرف کیا۔ اور دین کا کوئی کام نہیں کیا۔ آپ تحقیقات کرو۔ دیکھو۔ سوچو اور سمجھو اور خدا سے خوف کر کے اپنے منہ سے وہ بات نکالو جو آپ کے مسلمات پر زور کرتی ہو۔ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ نیشن لیکر اب خدا کی طرف میں نہیں آسکتے۔

آپ کا یہ بھی عجیب فلسفہ ہے کہ پانی اور خاک دغلی عنصر عقلاً آگ اور ہوا اور روح میں جذب اور مغلوب ہو کر عالم بالا کو جاسکتے ہیں۔ پہلے تو عالم بالا اور آسمان میں

تو حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ ۱۔
میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ
کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی
ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت
کی ہے۔ خدا آپ سے محبت کرے

حضرت صاحب کے اس اظہار سترت کو دیکھ کر مجھے تقویت
ہو گئی۔ اور میں نے ان کے چھپوانے کا ارادہ کر لیا۔ اور یہ خدا
تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ خطبات نور کا حصہ اول چھپکر
تیار ہو گیا ہے۔ اور دوسرا لکھا جا چکا ہے۔ حصہ اول میں خطبات
جمعہ و عیدین ملتہ لہو سے لیکر ۱۹ تک آچکے ہیں۔ حصہ
دوم میں اپریل ۱۹۸۶ء تک کے تمام خطبات آئے ہیں۔
میں نے اپنی طرف سے تمام خطبات جمع کرنے میں کوشش
کی ہے۔ اگر کوئی غلطی سے رہ گیا ہو۔ تو مجھے ضرور اطلاع دی جا
تا کہ حصہ سوم میں شائع کر دیا جائے +

پہلا حصہ ۱۱۲ صفحہ کا سفید ولایتی ۱۸x۲۲ ۲۴ پونڈ
کاغذ پر چھپا ہے۔ جسکی قیمت صرف ۸ روپے +

دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ اس کا حجم ۲۷۸ صفحہ کا ہے
جسکی قیمت غالباً ۱۰ روپے ہوگی۔ پہلا حصہ بدر ایجنسی سے
مل سکتا ہے۔ بدر اور خاصکر حکم کی پرائی فائلیں پڑھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں کام کرنے کے لئے بہت بڑا

ذخیرہ ہے۔ اگر کوئی صاحب بہت کمزور ہو۔ تو کام بہت ہیں حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ڈائری۔ ملفوظات۔ تقریریں۔ الہامات
وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے کام ہیں جن کو تکمیل دینا ہر ایک
احدی کا کام ہے۔ میرے معزز دوست بابو منظور الہی صاحب
نے بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور مختلف مضامین کو ترتیب
دینے میں بہت بڑی محنت کی ہے۔ خدا جزائے خیر دیوے
حضرت مفتی صاحب تو کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اپنے
استقلال اور نمونہ سے دوسروں کو کام کرنے کی تحریک کرتے
رہتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اشتہارات کو جمع کر کے
شائع کرنے کا جو انتظام کیا ہے اس کی فنی قدر کی جاوے
تھوڑی ہے۔ باوجود اس قدر مصروفیت کے آپ نے ان کو
شائع کرنے میں جو محنت اٹھائی ہے۔ اس کا وہی لوگ اندازہ
کر سکتے ہیں جنہوں نے خود کبھی کوئی کام کیا ہو۔ میں نے سنا
ہے۔ کہ مفتی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی
وہ ڈائریاں بھی ہیں۔ جو اب تک کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئیں
امید ہے۔ کہ مفتی صاحب ان کو بھی بصورت کتاب جلد
شائع کر کے قوم پر بہت بڑا احسان کریں گے +

خاکسار عبد الحمید

نماز منترجم

نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ و خوشخط جیسی قطع
پر شیخ مولانا بخش صاحب مالک نیولائل

پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے +

بدر ایجنسی۔ قادیان

ملنے کا پتہ { ضلع گورداسپور

ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات
ہوئی تو اس وقت کوئی خاص بات آپ نے عیسیٰ
میں دیکھی جس سے آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ اور تو سب
فوت شدہ تھے مگر صرف عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے
جب سب ایک حالت میں نظر آئے تو مسیح کیونکر زندہ
مانا جا سکتا ہے +

آپ نے کہاں دیکھا ہے کہ دمشق سے قادیان
مراولیا گیا ہے۔ حدیث میں من بجانب الشرق
من اللہ مشرق الفاظ ہیں۔ اور جغرافیہ کو کہ قادیان
بھی صحیح طور پر دمشق سے مشرقی جانب کو خط استوا
میں ظاہر ہے۔ اور بھی مراد لی گئی ہے۔ اپنی بناوٹی باتوں
کے آپ ذمہ دار ہیں +

ہم یہ چند باتیں مختصر طور پر لکھ کر منشی پرخیش صاحب
اور ان کے مددگاروں اور دوستوں کی خدمت میں
عرض کرتے ہیں کہ خدا کے لئے وہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی ساری کتابیں پڑھیں اور تحقیق حق کی خاطر
پڑھیں۔ اور خدا سے دعا کرتے رہیں اور پھر جو کچھ ان
کی سمجھ میں آئے اُس کے مطابق فیصلہ کر لیں۔ اذہورا
علم جملک ہوتا ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ انشاء اللہ
آپ کے رسالہ کا جواب لیکر ہم پھر کبھی کاغذوں میں
آپ سے ملینگے +

معراج الدین عمر

خطبات نور

یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ
جس کام کے کرنے کا کوئی شخص
ارادہ کرے۔ اس کے تکمیل کی توفیق بھی خدا اس کو دے
ورنہ کون نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ہاتھ سے خدمت دین
ہو۔ مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ کسی نہ کسی رنگ میں خدا
مجھے بھی خدمت دین کی توفیق دیوے۔ سب پہلوئیں نے
آردو ریویو میں سے چند مضامین انتخاب کر کے ایک جگہ
جمع کئے۔ خاصکر پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق اور
سوہر جو مضامین ریویو میں چھپتے رہے۔ وہ میں نے ایک
جگہ جمع کر کے بصورت کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن
جس سال میں نے یہ مضامین ترتیب دیئے۔ اسی سال جلسہ
موقوفہ پر ایسے ضروری مضامین کو بصورت ٹریکٹ شائع کرنے
کا صدر انجمن نے ارادہ ظاہر کیا۔ اس لئے میں نے ان کو چھپوانا
کا خیال چھوڑ دیا۔ مگر میں نے اپنے لئے ان سب مضامین کو
ترتیب دیکر بصورت کتاب مجلد کر لیا۔ اس کے بعد اور بھی
کئی ایک ضروری مضامین جمع کئے۔ حال ہی میں آردو
ریویو میں اشاعت اسلام اور نیا بیج الاسلام پر جو ریویو
چھپتا رہا۔ وہ میں نے ترتیب دیکر مجلد کر لیا۔ یہ ہر دو مضامین
بھی علیحدہ بصورت ٹریکٹ چھپ جانے ضروری ہیں۔
کوئی صاحب چھپوانا چاہیں۔ تو میں ان کو مسودات بھی
سکتا ہوں۔ اسی طرح میں نے خطبات حضرت خلیفۃ المسیح
جمع کئے جن کو میں نے اپنے خیال کے مطابق حضرت
صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہتر اندازہ بچھا
ایک مرتبہ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ اور مسودات پیش کئے

زق بیان فرمائیے۔ پھر آسمان ازل و دوم و سوم و چہارم کو اوپر کے
حالات اور کیمیا کی جدا جدا اشعار فرمائیے اور پھر اس مکان
کو پیش کیجئے اور ساتھ ہی اس کے جب یہ عام طور ممکن ہے
تو پھر مسیح کی تخصیص کی وجہ بیان کر دیجئے۔ اور وہ آلات جس
کے ذریعہ سے مسیح کا صعود واقع ہوا ذرا ان کا بھی کچھ حال
لکھ دیجئے۔ اور جو یہ کہیں کہ خاک اور پانی دوسرے عنصر
میں تبدیل ہو کر آسمان پر چڑھے تھے جیسے آپ نے پانی کے
ہوا ہو جانے کا مشاہدہ لکھا ہے تو پھر تو وہ اس وقت وہ
چار عناصر نہ تھے بلکہ صرف دورہ گئے تھے اور جب ایک
جسم کی خاک اور پانی ہوا اور آگ ہو جائیں تو پھر وہ جسم ہی
ہیں رہتا وہ کوئی اور جسم ہو جاتا ہے اور یہ بات خارج
از بحث ہے +

کیا حضرات ایلینا اور ادریس علیہم السلام کا آسمان پر جانا
قرآن کریم ماننا ہے؟ اس پر قرآن کریم سے کوئی دلیل آپ
پیش کرتے ہیں جس میں آسمان کا ذکر ہو +

منشی صاحب بحث آسمان پر چڑھنے کی کر رہے ہو یا
ستاروں اور سورج میں جانے کی۔ سٹر آر گو فرج عالم
علم ہیئت کی رائے تو آسمان کے متعلق نہیں۔ اور اگر وہ بھی
تو وہ کوئی نص شرعی نہیں۔ کیا اس رائے کو پیش کر کے آپ
جائے آسمان کے ریسمان کی باتیں نہیں کر رہے +
منشی صاحب نے حدیث کسوف و خسوف کے معنی
بھی نہایت عالمانہ طرز پر سمجھے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ خرق
عادت کے طور پر اول رات رمضان میں چاند کا گرہن
ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کا +

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ :-
بریں عقل و دانش بباہر گسیت + بندہ خدا پہلے یہ تو
دیکھو کہ آپ کے گھر میں آپ کے بزرگوں نے اس کے کیا
معنی کئے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ صحیح ہے تو آپ کے حافظ
لکھو کے والے جن کو آپ ایک مشہور بزرگ مانتے ہیں۔
سے تیرہ جن ستویں اٹھویں سورج گرہن ہوئی اس سال آخر
کہاں سے لے آئے۔ کیا آپ کی سمجھ صحیح ہے یا حافظ
صاحب کی۔ ایسا ہی آثار قیامت کی کتب میں ذرا غور کرے
اس حدیث کے معنی پڑھے ہوتے۔ اور اس بات پر
بھی غور کی ہوتی کہ عربی زبان میں پہلی رات کے چاند کو
ہلال کہتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے۔ اور ہلال کا منکسف ہونا ممکن
ہے۔ کیونکہ وہ تو خود پہلے ہی سے منکسف ہے۔ اور اگر یہ
خیال کیا جائے کہ اُس زمانہ میں پہلی رات کو چاند پورا گول
ہو جائے گا تو قرآن شریف کے رو سے یہ محال ثابت ہوتا
ہے۔ منشی جی علوم اپنے اصول سے سمجھے جاتے ہیں چاند
ہمیشہ ۱۳-۱۲-۱۵ تاریخوں میں پورا گول ہوتا ہے اور
انہیں تاریخوں میں اس کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو
۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں گرہن لگا کر تا ہے پس چاند
کا اپنے گرہن لگنے کی پہلی رات یعنی ۱۳ تاریخ اور
سورج کا گرہن لگنے کے درمیانی دن یعنی ۲۸ تاریخ کو
رمضان میں گرہن لگنا اس حدیث سے مراد ہے +
منشی جی کا ہمدی الا عیسیٰ کی طرف بھی توجہ
کریں۔ آپ ہی بتائیں کہ سب معراج جب آنحضرت صلعم

حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں
دوسرا ٹریکٹ مولوی صوفی غلام
محمد صاحب نے

ٹریکٹ سیریز

باری قائلے کی ہستی کے ثبوت میں جعابا ہے۔ اور خوب
لکھا ہے۔ امدتائے جزائے خیر دے۔ یہ ٹریکٹ صوفی
صاحب احمدیہ انجمنوں کے سکریٹریوں کو برائے تقسیم
ارسال کریں گے۔ تیسرا ٹریکٹ لاہور کی احمدیہ یگان میں
ایسوسی ایشن نے شائع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ
ماہوار ایسے ٹریکٹ شائع کریں گے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت
مسیح موعود کی صداقت پر ایک پر نور مضمون ہے۔ اور احمدیہ
مجمع الاخوان لاہور سے ملکتا ہے اس ٹریکٹ کو دیکھ کر
حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: بہت عمدہ ہے۔ بڑے خوش
قسمت ہیں وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے ایسے کلام نیکی کے
ہوں۔

درخواست جنازہ

(۱) برادر قاضی محمد
قاضی کوٹ سے اپنی بی بی مرحومہ کبریا سے احباب دعائے
جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ مرحومہ ۲۶۔ اگست پہلی شب کے
نوت ہوئی۔ سلسلہ حق سے بہت اخلاص رکھتی تھی۔ اپنے
کئی زیور فروخت کر کے سلسلہ میں مدد دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت
کرے۔

(۲) ہمارے معزز دوست منشی محمد الدین صاحب اپنی نو بیس
سیالکوٹی ۵ ستمبر کو تادیان میں فوت ہوئے۔ اور ان کی وصیت
کے مطابق مقبرہ ہشتی میں دفن کئے گئے خوب آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ
مغفرت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھایا۔ احباب
ناز جنازہ پڑھیں۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کی بہتری کیلئے
دعا کریں۔

(۳) برادر محمد سعید احمدی دلدیاں چراغ دین کی بیوی بھارت
پہنچت ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے
جنازہ سے مدد کریں۔

(۴) برادر ثناء اللہ صاحب اپنے نیک ارادوں
میں منظر و منقوش ہوئے کیلئے احباب احمدیہ
سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۵) حکیم سردار علی صاحب احمدی برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح
میانی میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

برادر محمد عبد اللہ صاحب
کسی سکین کے نام کلام امیر
جاری کرنے کے واسطے مبلغ عا دے ہیں۔ کسی کی درخواست
آنے پر جاری کیا جاوے گا۔

حسن میاں بھلوری

یہ دہی بزرگ
ہیں جنگی کتاب
یلا دیر میں رہی ریویو ہو چکا ہے۔ اور میں نے ریویو
کے علاوہ بھی کچھ عرض کیا تھا۔ آپ نے اچھڑت کے بھی
نمبر میں ایک فقرہ لکھ کر خواہ مخواہ ایک پاک جماعت کی دل
ازاری کی ہے کہ اب کوئی بنی بیعت نہیں ہو سکتا۔ نہ عرب
میں نہ ہند میں نہ دارالامان میں نہ دارالامان میں۔

صاف ظاہر ہے یہ جلد دل کے پھیموے پھوڑے گئے
میں۔ میں حیران ہوں شاہ سلیمان کے تحت جگر کا یہ عقیدہ
نہ اس آیت قرآنی پر مبنی ہے کہ یٰٰدٰم اٰمٰیٰا تٰنٰیٰکٰم رٰس
منکد یقہون علیکم الٰہیٰ فٰن التّٰقٰی واصلٰم فلا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون نہ مسلم کی اس حدیث پر کہ آخری
زمانے میں عیسیٰ بنی الدّٰیٰکٰم۔ نہ مولانا روم کے اس شعر پر
آن بنی وقت باشد اسے عزیز

نہ سید عبدالکریم ابن ابراہیم الجیلانی کے اس قول پر۔ بقولہ
واکشفواہ الیٰ اخوانی الذین یاتون من بعدی الحدیث
فہو لا انبیاء ولا ولیاء یدٰیٰ بلٰک نبوتہ القرب الیٰ اعلام
دانان کل نہ شیخ اکبر رضا کے اس قول پر۔
فان النبوتہ البقی القطعت بوجہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اناھی نبوتہ النشیر لا مقام ہا۔
پھر اس سے زیادہ گروہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کی نہرت
جہاں تو پیش کروں جو مکالمہ و مخاطبہ الہی سے سرفراز ہوئے
اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی نبوت کے بھی یہی معنی ہیں

(الکل۔ تادیان)

ضرورت

دفعہ کرٹری میں محروم کی سامی
پر ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ دفتر
کے کام سے واقف ہو۔ اگر انٹرنس پاس نہ ہو تو کام میں تجربہ
خاص ہو۔ تنخواہ ابتدائی میں روپیہ ماسوار دو روپیہ سالانہ
ترقی اور تیس روپیہ انتہائی تنخواہ ہے۔ درخواست اردو
انگریزی خط میں آئی چاہیے (سکریٹری انجمن احمدیہ تادیان)

میاں محمد حسن صاحب

کو بغرض فرامی
چندہ ضلع جالندہ ہر دو ہفتہ پور بھیجا گیا ہے۔ ہر دو ضلع
کے احمدی احباب ہر طرح سے ان کی مدد فرما کر شکور فرما دیں
(سکریٹری انجمن احمدیہ تادیان)

ادریٹر صاحب اخبار ہند لاہور پبلک کو اطلاع دیتے ہیں
کہ ہندو کا کوشن نمبر ۲ صاحب چاہیں ایک آنہ کا
ٹکٹ بھیج کر ان کے دفتر سے منگوالیں۔

اخبار عالم یک نظر

گلگت کے ایک سیٹھ صاحب اپنا دس ہزار روپے بنک سے
واپس لیا۔ جو اسی شرط پر دیا گیا تھا۔ نہ پینڈ میں ایک سبزی
پختہ کا پیار در یافت ہوا ہے۔ لکھنؤ کے اخبار مسلم گزٹ
سے پانچ سو روپے کی ضمانت رکھوائی گئی۔
انگلستان ہندو اسکندریہ پر ایک جنگی بیڑہ جہازات مقیم
رکھنا چاہتا ہے۔ مصری پبلکس کے خلاف ہے۔ کثرت
باراں اور طوفان سے انگلستان کے ایک علاقہ میں لاکھوں
روپیہ کا نقصان ہوا۔

خوشی سے یہ بات سنی گئی کہ وطن اور زمیندار میں صلہ ہو
ہے مگر یہ بات صاحب پیہ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے! انہوں
نے ایسے مضامین لکھے ہیں۔ جسے آگ بجائے بچنے کے اور
چلے۔ مگر خوف ہے کہ اس کا نتیجہ خود پیہ کو پہنچا ہے۔

بلغاریہ میں شورش برپا ہے۔ کرپٹ والوں کی سازش
بکڑی گئی ہے۔ جزیرہ ساموس پر چند یونانی کھڑا کرنا چاہتے
تھے۔

یونان کے جنگ طرابلس سے فائدہ اٹھانے کی نیت سے
ترکی سرحد پر چھپر چار شروع کی ہے۔ بلغاریہ سر دیا اوروں
نے ترکوں کے خلاف اتحاد کیا ہے۔

دکھن قبائل عرب در فرانیسیوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی
لڑائیاں ہو رہی ہیں یہ خاور ارقمہ فرانس کے حلق سے آسانی
اڑتا ہوا نظر نہیں آتا۔

ہراکو کے نئے سلطان کا نام یوسف ہے۔ جاپان کے
نئے بادشاہ کا نام مانتسو ہیٹو ہے۔

بقول اخبار مسافر اگر سیدہ دیواریہ (سابق غلام جبر) ایک
مکروہ الزام کی بنا پر گورکھل سے نکالا گیا ہے۔
ممبئی میں ہندو عورتوں نے ایک پولیس کلرک کو ہتھیار
بھجکاں کے ڈاکوؤں نے کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر کو جانکا انسداد کرنے
کے لئے مار مار کر ادھوا کر دیا۔

بلا تخطا اس مر کے کہ کوئی کلچ ستمبر یا اکتوبر کی کس تاریخ کو کھلیگا
کوئی طالب علم تاریخ افتتاح سے سات روز گزرنے کے بعد
کسی نئی جماعت میں داخل نہ کیا جاوے گا۔
ایک لکڑی نے کلکتہ کے ایک اخبار میں چھپی چھاپی ہے کہ مسلمان
یونیورسٹی کے خیال کو چھوڑ دیں۔

اس اخبار کیساتھ ضمیمہ درمیان شریف
صفحات ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ شائع
کئے جاتے ہیں۔

سنت سلطنت

ڈاکٹر ایس کجمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا میں
فصلی بنجار اور طحال کی دوا

اصلی نمبرہ اور میرے کے نمبر کے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سمرہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سمرہ کے متعلق فرمایا کہ میرے امراض چشم بسیار مفید است یہ سمرہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ بڑوال۔ سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سمرہ اول قسم فی تولہ ایک قسم دوم عشر

داد کا مجرب مرہم

اصلی میوہ جس کی قیمت کم فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت مقرر فی تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیئے تہہ ترکیب استعمال۔ میوہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خام رگڑی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو ان کے لئے بہت مفید و نفع بخش ہے۔

المشتري - احمد نور - كالملي - مهاجر - سوداگر قاديان ضلع گوردکھ

آلہ دوستی جعفر

چشمہ زندگی

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند! قابل غور!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مدت سینتالیس سال دت وید کویرنجن صدر بازار لاہور کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر تک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی نر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں کہ رفاه خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی تو فیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرئیق وجہ الشفیق کہلانے کا استمداد بخشا خوش نصیب ہو گا۔ وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک ما فات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔

لالہ رام اکسٹرا اسٹنٹ کوجر الفوالہ۔ ایک وستی خیر اور بھیجیں۔
واقعی مفید چیز ہے۔

حافظ الملک حکیم حافظ اجل خان صاحب اس اعظم دہلی میں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی اگر لائق مؤلف نے اس کو جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ :- (۳۵۱) صفحہ کی فیلد بالقصور رنگین قیمت چار محمول ۲۲ دو جلد محصول معاف چار جلد پیریس فی صدی کمیشن۔

پیشہ - مہتمم سیتا رام دت ویڈ کو پرچن آؤ تیار او شد عالمیہ

صدر بازار اولپنڈی